سوال

(44) بنوخطمہ کے امام اورقاری حضرت عمیر بن عدی الخطمی کے عصماء بنت مروان الیہودیہ کے قتل کرڈالنے کے واقعہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بنوخطمہ کے امام اورقاری حضرت عمیر بن عدی الخطمی کے عصماء بنت مروان الیہودیہ کے قتل کرڈالنے کے واقعہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بنوخطمہ کے امام اورقاری حضرت عمیر بن عدی الخطمی کے عصماء بنت مروان الیہودیہ کے قتل کرڈالنے کے واقعہ کو خافظ نے ''اصابہ،، 3 34 میں بحوالہ واقدی وابن السکن وابواحمد العسکری وابوالعباس السراج وبغوی ذکرکیا ہے ۔ واقدی کی روایت میں اتنی اورزیادتی بھی ہے ''فکان (ای رسول اللہ ﷺ) اول من قالھا (ای الجملة المذکورة) فسار بھا المثل اورابن عبدالبر نے ''استیعاب،، میں جملہ مذکورہ کے آخرمیں یہ الفاظ بھی ذکرکیے ہیں ''فی داربنی خطمة،، یعنی عصماء کے قتل کی وجہ سے محلہ بنی خطمہ میں دو بکریاں بھی نہیں لڑیں گی ۔

عصماء کے واقعہ قتل کوابن ہشام نے بھی سیرة 2 637 میں نقل کیا ہے ۔جملہ مذکورہ ''لاینتطح فیھا عنزان،، کا مختصر ترین الفاظ میں یہ مطلب ہے أی أن شأنھا ھین، لایکون فیھا ثأرولا اختلاف اس مضمون و مفہوم اورمنشاء مطلب کوابن اثیر جزری نے نہایہ 4 162 میں بایں الفاظ بیان کیا ہے : ''أی لایلتقی فیھا اثنان ضعیفان، لأن النطاح من شأن التیوس والکباش لا العنوز، وہواِشارة الی قضیة مخصوصة، لایجزی فیھا ونزاع،، انتہی .

ابن درید کا مقصد یہ کہ آنحضرت ﷺ اس فقرہ میں اصناف غنم میں سے خاص غنز (الانثی من المعز) بیان کیا ہے یعنی : بکری کواس لئے ذکر فرمایا بکری درسری بکری کو سونگھ کر الگ ہوجاتی ہے ۔ لڑتی نہیں ہے ۔بخلاف ینڈھے اورنرونبے کے، اوربکرے بھینسے اورسانڈ کے کہ وہ فوراخود آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ عصماء کے قتل کا واقعہ حق بجانب ہونے کی وجہ سے ایک بہت معمولی اورحقیر واقعہ ہے ۔اس کی وجہ سے کوئی نزاع اورباہمی اختلاف وسقاق نہیں رونما ہوگا، اس کی خاندان میں کوئی بھی اس کی قصاص اورخون کے بدلے کا طلب گارنہیں ہوگا، وہ اپنی جرم عظیم کی وجہ سے مباح الدم تھی اپنے کیفر کردار کوپہنچ گئی، اس لیے اے عمیر! تم کوکوئی اندیشہ اورفکر نہیں کرنا چاہیے ۔

ابن درید آگے یہ بیان کررہے ہیں کہ آں حضرت ﷺ کا یہ ارشاد جوصرب المثل ہوگیا ہے کہ عدی بن حاتم کومقولہ ''لاتحبق فیھا عنز،، (وفی أسدالغابة 3 394)، ''عناق،، (وھی الأنثی من أولادالمعز قبل استکمالھا السنة) سے کہیں زیادہ بلیغ اوربرمحل وبمطابق واقع اورشائستہ ولطیف ہے ۔جس کوانہوں نے شہادة عثمان کے موقع پر کہا تھا۔ عدی بن حاتم حضرت عثمان سے مطمئن نہیں تھے ۔ بلکہ ایک طرح سے ان سے ناخوش تھے، ان کا مقصد یہ تھا کہ حضرت عثمان کے قتل کا واقعہ اتنا معمولی اورغیر اہم ہے کہ اس سلسلہ میں بکریاں پادیں گی بھی نہیں، لیکن جب جنگ جمل یا صفین میں جوحضرت عثمان کی شہادت کے تیجہ میں پش آئی تھی، حضرت عثمان کی معاونت کے موقع پر حضرت عدی کی ایک

آنکھ پھوڑدی گئی، اوران کے بیٹے محمد قتل کردیے گئے اوردوسرے بیٹے طریف خوارج کی جنگ میں مقتول ہوگئے، توحالات میں سکون پیدا ہونے کے بعد حضرت عدی سے کسی نے یا خاص حضرت معاویہ نے بطور طنز کہا: ''هل حبقت العنز فی قتل عثمان ؟،، یعنی: عثمان کے قتل کے نتیجہ اور سلسلے میں بکریوں نے پادا یا نہیں؟ حضرت عدی نے جواب دیا: ہاں ضرور پادا اور بڑے نرنے محض پادا۔ یہ اس امر کا اعتراف تھا کہ ان کا قول ''لا ینتطح فی قتل عثمان عناق،، یعنی: ان کی یہ پشین گوئی یا اندازہ غلط تھا۔ عبیداللہ رحمانی مبارکپوری 7 جمادی الاولی 1387ھ

(مکتوب بنام مولانا محمد امین اثری)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 140

محدث فتویٰ